وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَر

ماہنامہ

رضوان

لکھنؤ

مسلم خواتین کا دینی ترجمان

جولائی

سالانہ تین روپے - فی پرچہ ۳۰ نئے پیسے

مدیر
محمد ثانی حسنی

معاون
امۃ اللہ تسنیم

دفتر ماہنامہ رضوان. گوئن روڈ. لکھنؤ

RIZWAN Lucknow Regd. No. A-197

ہماری

چند اہم کتابیں

زادِ سفر، مترجمہ امۃ اللہ تسنیم. مقدمہ علامہ سید سلیمان ندوی رح. امام نووی شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب ریاض الصالحین کا سلیس اور عام فہم ترجمہ، جس میں وہ صحیح روایات ہیں جن کا تعلق فضائل اعمال، اخلاق، اصلاح و تہذیب اور زندگی کے روزمرہ کے احکام و مسائل سے ہے. یہ کتاب بہترین دینی مصلح اور مربی و مرشد کا کام کرتی ہے. ہر عنوان کے نیچے پہلے قرآن مجید کی آیات مع ترجمہ پھر احادیث ہیں —— مکمل مجلد آٹھ روپے

حسنِ معاشرت مصنفہ والدہ ماجدہ مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی۔

مسلمان لڑکیوں کیلئے ایک ایسی کتاب جس میں دینی ہدایات کیساتھ میکہ سے سسرال تک کے تمام امور خانہ داری سلیقہ شعاری، رہن سہن کے سارے طریقے بتائے گئے ہیں۔

قیمت ۶۲ پیسے

ہمارے حضور بچوں کیلئے اپنے طرز پر ایک نئی آسان اور مفید کتاب جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو بڑے اچھے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے جو بچوں کے نصاب میں داخل کرنیکے لائق ہے، یہ کتاب امۃ اللہ تسنیم صاحبہ ایڈیٹر رضوان کی قصص الانبیاء کا آخری حصہ ہے. قیمت ایکروپیہ پچاس پیسے۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام - گوئن روڈ، لکھنؤ

طبع انٹرنیشنل دہلی آرٹ پریس دہلی میں چھپا

۳۹۵۵
جرائد
۰۹۲۹۴

مسلمان خواتین کا دینی ترجمان

رضوان

جلد (۷)	جولائی سنہ ۱۹۶۳ء مطابق صفر سنہ ۱۳۸۳ھ	نمبر (۷)

اگر اس دائرہ میں ◎ سُرخ نشان ہو تو

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا سال خریداری ختم ہو چکا ہے، براہ کرم آئندہ سال کیلئے زرِ چندہ زیادہ سے زیادہ بیس تاریخ تک روانہ کر دیجئے ورنہ اپنی رائے سے مطلع کیجئے، اگر آپ ایسا نہ کرینگے تو آئندہ شمارہ وی۔ پی سے ارسال ہوگا جس میں آپ کے ۶۲ نئے پیسے لگیں گے۔

سالانہ چندہ

ہندوستان میں تین روپیہ	ممالک غیر بحری ڈاک ۶ شلنگ
پاکستان میں، تین روپیہ ۵۰ نئے پیسے	ممالک غیر ہوائی ڈاک ۱۰ شلنگ

پاکستان میں ترسیل زر کا پتہ

ادارہ نشر و اشاعت اسلامیات متصل خیر المدارس ملتان (مغربی پنجاب)

(۱) جن صاحب کو کسی ماہ کی دس تاریخ تک پرچہ نہ ملے وہ خریداری نمبر کے حوالہ سے مطلع فرمائیں ورنہ تعمیل مطلوبہ میں تاخیر ہوگی

(۲) پاکستانی حضرات ترسیل زر کے علاوہ جملہ خط و کتابت مع حوالہ نمبر خریداری پتہ ذیل سے کریں۔

نوٹ: ایجنٹ حضرات براہ راست گفتگو کریں۔

دفتر

ماہنامہ "رضوان"، ۳۷ گوئن روڈ لکھنؤ

فہرست

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	صفحہ نمبر
(۱)	ہماری بات	مدیر	۳
(۲)	چند مفید اور کارآمد دعائیں	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	۵
(۳)	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا	امۃ اللہ تسنیم	۷
(۴)	دیار نبیؐ (نعت)	ناہید درواجہ	۹
(۵)	سرسید کی والدہ	مولانا الطاف حسین حالی	۱۰
(۶)	عورت اسلام کے بعد	ڈاکٹر مصطفےٰ السباعی (شام)	۱۶
(۷)	پانچ منٹ	ولیہ نکہت (الہ آباد)	۲۵
(۸)	فکر عقبیٰ ہو تو سب کچھ ہو (نظم)	لطیف احمد ریحان	۳۰
(۹)	خدمت میں عظمت	بیگم اصغر حسین	۳۱
(۱۰)	اسلام یا در سلام	عبدالرحیم صدیقی	۳۴
(۱۱)	دیکھو جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو	مولانا عبدالماجد دریابادی	۳۷
(۱۲)	عہد انجم (نظم)	نصرت انجم	۳۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری بات

وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ !

مجھ سے ایک صاحب نے دو واقعات سُنائے جو ان کے ساتھ خود پیش آئے تھے وہ کہتے ہیں -

پندرہ سال پہلے کی بات ہوگی میں کسی کام کو جا رہا تھا، راستے میں ایک مکان پڑا، میں جب اس مکان کے سامنے سے گزرا تو چند بچیوں کی آوازیں آرہی تھیں وہ کچھ پڑھ رہی تھیں، میں ذرا دیر ٹھہر گیا اور غور سے سننے لگا، ایک بچی بڑی لے سے پڑھ رہی تھی اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِیْنَ وَالْقَانِتَاتِ الخ، پھر اس پوری آیت کا ترجمہ پڑھا، اسکی آواز میں بے طرح معصومیت تھی، مجھ کو اس گھر پر بڑا رشک آیا، مجھ پر اس ایمانی کیفیت کا بڑا اثر پڑا، میں نے آس پاس کے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون گھرانہ ہے، جواب ملا، یہ ایک بڑا دیندار گھرانہ ہے، یہاں ہر وقت اللہ و رسول کے چرچے ہوتے ہیں، پردے کا بڑا لحاظ ہے، میں یہ دعا کرتا ہوا آگے بڑھ گیا کہ اللہ دے تو ایسا گھر دے اور ایسی بچیاں ہر مسلمان کو دے - اور پھر! آج اسی گھر کے دروازے سے میرا گزر ہوا تو

ریڈیو بج رہا تھا، میں دنگ رہ گیا کہ ان چند سالوں میں کیا انقلاب آیا آج نہ ان بچیوں کی آواز تھی نہ قرآن کی تلاوت، ریڈیو فل کھلا ہوا تھا اور ایک فحش گانا ہو رہا تھا، مجھ پر ایک سکتہ سا طاری ہو گیا، میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کہ کہیں گھر پہچاننے میں دھوکا تو نہیں کھا رہا۔ لیکن ان آنکھوں نے تصدیق کی، میں یہی سوچ رہا تھا کہ اسی گھر سے دو بچیاں نکلیں جن کی زبان پر یہی گانا تھا جو ریڈیو سُنا رہا تھا، میرے دِل پر ایک چوٹ لگی اور ایسا لگا کہ کوئی عزیز چیز کھو گئی ہے، مجھ سے نہ رہا گیا، میں نے قریب ہی کھڑے ایک بزرگوار سے پوچھ ہی ڈالا کہ یہ تو بڑا دیندار گھر تھا، ہر وقت قرآن کی تلاوت ہوتی تھی، اب اس کو کیا ہوا؟

وہ بزرگوار بولے: "میاں کیا پوچھتے ہو یہ زمانے کی رفتار ہے۔ آگے دیکھو کیا ہوتا ہے"؟

یہ واقعہ اپنی جگہ بڑا عبرت انگیز ہے لیکن آج کی مادی ترقی بداخلاقی اور بے حیائی کی ترقی پورے معاشرہ کو اسی راہ پر ڈال رہی ہے، نہ معلوم کتنے گھرانے اس سیلاب میں بہہ گئے اور کتنے ہیں جو بہہ رہے ہیں، اور جو باقی ہیں وہ تیار بیٹھے ہیں، جب اخلاق و بداخلاقی کی قدریں ہی بدل جائیں تو رونا کس بات کا ہے خیر تو اس کی منائیے ؎

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

چند مفید اور کارآمد دعائیں

★:——— مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی

کسی نعمت کے حصول پر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، "اللہ کی حمد ہے جس کی نعمت کی برکت سے نیک کام ہوتے ہیں"۔

کوئی چیز اچھی لگے:

مَاشَاءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، "جو کچھ اللہ نے چاہا، قوت صرف اللہ کی ہے"

طلب بارش کے لئے:

اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَرِیْئًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ "اے اللہ ہم کو ایسی بارش سے پانی پلا جو خوب برسنے والی ہو جو خوشگوار نافع ہو، جلدی آئے دیر سے نہ آئے"۔

نزول بارش کے وقت:

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا، "اے اللہ نفع دینے والی بارش عطا فرما"۔

ہوا چلنے کے وقت:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَافِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَافِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ

"اے اللہ میں تجھ سے اس ہوا کی بہتری اور جو اس میں ہے اس کی بہتری چاہتا ہوں نیز اس چیز کی بہتری جس کے لئے یہ بھیجی گئی ہے

اور تیری امداد سے اسکی بُرائی جو اس کے اندر ہے اسکی بُرائی سے
اور جس کے لئے یہ بھیجی گئی ہے اسکی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں"۔

صبح کے وقت :

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ ہم نے اور ملک نے
اللہ کے لئے صبح کی !
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ
وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ
"اے اللہ میں تجھ سے اس دن کی خیر و فتح، نصرت نور و برکت و ہدایت
مانگتا ہوں اور تیری اس دن کے شر اور اس دن کے بعد کے شر سے
پناہ مانگتا ہوں"۔

شام کے وقت :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا ۔
"اے اللہ میں تجھ سے نفع بخشنے والا علم، فراخ رزق، مقبول عمل مانگتا ہوں"۔
اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ
هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَتْحَهَا وَنُوْرَهَا وَبَرَكَتَهَا وَهُدَاهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا ۔ ہم نے اور ملک نے اللہ کے لئے شام کی
"اے اللہ میں تجھ سے اس رات کی خیر و فتح نصرت، نور و برکت و ہدایت
مانگتا ہوں اور تیری اس رات کے شر اور اس رات کے بعد شر سے پناہ
مانگتا ہوں"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

★ :——— اُمۃ اللہ تسنیم

مریض و میت کے پاس اچھی بات کہو : حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بیمار یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو، اس لئے کہ تمہارے ہر بول پر فرشتے آمین کہتے ہیں حضرت ام سلمیٰ فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمیٰ کا انتقال ہوا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول ابو سلمیٰ کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کہو اے اللہ مجھے اور ان کو بخش دے اور میرے لئے ان سے بہتر سرپرست عطا فرما تو میں نے حضورؐ کے حکم کی تعمیل کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے میرا سرپرست ان کو بنایا جو میرے لئے ان سے بہتر تھے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) (ابو داؤد)

مرنے والے کے بعد خدا سے اجر اور نعم البدل کی دُعا :

حضرت ام سلمیٰؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو کوئی مصیبت پہونچے اور وہ یہ کلمات کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف پلٹنے والے ہیں اے اللہ مجھے میری مصیبت پر ثواب عطا فرما اور مجھے بہتر بدل عطا فرما)

تو اللہ تعالیٰ اس مصیبت پر اجر عطا فرمائے گا اور بہتر بدل عطا فرمائے گا وہ فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہؓ کی وفات ہوئی تو میں نے حضورؐ کے حکم کے مطابق یہی کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر بدلہ عطا فرمایا کہ حضورؐ کو میرا سرپرست بنا دیا (مسلم)

موت پر خدا کی حمد اور انا للہ پڑھنے کی فضیلت:

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کے لڑکے کی موت واقع ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے سخت جگر کی روح قبض کر لی ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں - فرماتا ہے اسوقت میرے بندہ نے کیا کہا، فرشتے عرض کرتے ہیں اس نے تیری تعریف کی، اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا، ارشاد ہوتا ہے میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو (یعنی تعریف کا گھر) ترمذی

ثواب کی اُمید میں صبر کا نتیجہ:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے پاس اس مومن بندہ کیلئے جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں جس کے محبوب کو میں لے لوں اور وہ ثواب کی امید پر صبر کرے، (بخاری)

نورُ الایمان: از مولانا حکیم سید عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ

سوال و جواب کے پیرائے میں عقائد و اعمال اور اخلاق نبوی پر مختصر سی کتاب قیمت ۶ر

مکتبہ اسلام، ۳۰۷، گوئن روڈ، لکھنؤ

دیارِ نبیؐ

ناہید درد انہ
ناگپور

ہیں سرشار قلب و نظر اللہ اللہ
یہ ہم آ گئے ہیں کدھر اللہ اللہ

دیارِ نبیؐ کے تصور کے صدقے
مقدر ہے کیا اوج پر اللہ اللہ

ہمہ کیف آگیں ہمہ روح پرور
مدینے کے شام و سحر اللہ اللہ

یہ مسجد، یہ روضہ، یہ گنبد، یہ جالی
ہر اک چیز ہے خوب تر اللہ اللہ

ہوا عطر افشاں فضا نور ساماں
یہ بستی ہے خلد نظر اللہ اللہ

جھلکتا ہے ان میں جمالِ تقدس
انوکھے ہیں سب بام و در اللہ اللہ

درود و سلام و عبادت کا عالم
یہاں ہے برنگِ دگر اللہ اللہ

ہجوم غلامانِ خیر البشر سے
پٹی ہے ہر اک رہ گزر اللہ اللہ

دیارِ نبیؐ کے یہ تابندہ ذرّے
ہیں صد رشکِ شمس و قمر اللہ اللہ

مولانا الطاف حسین حالی

سرسیّد کی والدہ

سرسید سے ایک دفعہ اُن کے بچپن کے حالات پوچھے گئے تو انھوں نے یہ جواب دیا کہ میری تمام سرگزشت کے بیان کو یہ ایک شعر کافی ہے ؎

طفلی و داماں مادر خوش بہشتے بودہ است
چو بپائے خود رواں گشتیم سرگرداں شدیم

سرسید کی والدہ خواجہ فرید کی تینوں بیٹیوں میں سب سے بڑی تھیں، ان میں قدرتی قابلیت، معمولی عورتوں سے بہت زیادہ تھی، وہ صرف قرآن مجید پڑھی ہوئی تھیں اور ابتدا میں کچھ فارسی کی ابتدائی کتابیں بھی پڑھی تھیں مگر اولاد کی تربیت کا اُن میں خداداد ملکہ تھا۔ سرسید کہتے تھے کہ "جب میں اُن کو سبق سُناتا یا نئے سبق کا مطالعہ اُن کے پاس بیٹھ کر دیکھتا تو وہ ایک لکڑی جس میں سُوت کی گُندھی ہوئی تین لڑیں باندھ رکھی تھیں اپنے پاس رکھ لیتیں، وہ خفا تو اکثر ہوتی تھیں مگر اُن سوت کی لڑوں سے کبھی مجھے مارا نہیں"۔

تربیت سرسید لکھتے ہیں کہ "جس زمانے میں میری عمر گیارہ[۱۱] بارہ[۱۲] برس

کی تھی، میں نے ایک نوکر کو جو بہت پُرانا اور بڈھا تھا، کسی بات پر تھپڑ مارا، والدہ کو خبر ہوگئی، تھوڑی دیر بعد جب میں گھر آیا تو انھوں نے نہایت ناراض ہوکر کہا کہ اس کو گھر سے نکال دو، جہاں اس کا جی چاہے چلا جائے، یہ گھر میں رہنے کے لائق نہیں رہا۔ چنانچہ ماما میرا ہاتھ پکڑ کر گھر سے باہر لے گئی اور سڑک پر لاکر چھوڑ دیا، اسی وقت میری خالہ کے گھر سے جو بہت قریب تھا دوسری ماما نکلی اور خالہ کے پاس لے گئی، انھوں نے کہا دیکھو، آپا جی تم سے بہت ناراض ہیں، میں تم کو کوٹھے پر ایک مکان میں چھپا دیتی ہوں وہاں سے باہر نہ نکلنا، ورنہ وہ ہم سے بھی ناراض ہو جائیں گی"۔ میں تین دن تک وہاں چھپا رہا، تیسرے دن خالہ صاحبہ مجھے والدہ کے پاس لے گئیں تاکہ قصور معاف کرائیں،... .. .. انھوں نے کہا اگر اس نوکر سے قصور معاف کرائے گا تو میں بھی معاف کردوں گی۔ جب میں نے ڈیوڑھی میں جاکر نوکر کے آگے ہاتھ جوڑے تب قصور معاف ہوا"۔

صبر و تحمّل سرسید کا بیان ہے کہ "میرے بڑے بھائی کے مرض الموت میں والدہ ہر وقت اُن کے پاس بیٹھی رہتی تھیں، ایک مہینہ تک یہی حال رہا۔ جب ان کا انتقال ہوگیا، سب لوگ گریہ و زاری کرنے لگے، والدہ کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے، اتنے میں صبح کی نماز کا وقت ہوگیا، اُنھوں نے وضو

کرکے نماز پڑھی، اور اشراق تک مُصلّے ہی پر بیٹھی رہیں۔ انھیں دنوں میں ایک رشتہ دار کی بیٹی کی شادی ہونے والی تھی، تمام سامان شادی کا ہوچکا تھا، صرف چار دن تاریخ عقد میں باقی رہے تھے، جب یہ حادثہ ہم پر گزرا تو اُن لوگوں نے دستور کے موافق شادی ملتوی کرنی چاہی، میری والدہ نے جب یہ سُنا تو اس واقعہ کے تیسرے دن ان کے گھر گئیں اور کہا کہ "میں شادی میں آئی ہوں، ماتم تین دن سے زیادہ نہیں ہوتا اور شادی کے ملتوی کرنے سے تمھارا بڑا نقصان ہوگا جو خدا کو منظور تھا وہ ہوچکا، تم شادی کو ہرگز ملتوی مت کرو، جب کہ میں خود تمھارے گھر آئی ہوں اور شادی کی اجازت دیتی ہوں تو اور کوئی کیا کہہ سکتا ہے"؟

حُسنِ سلوک سرسید کہتے تھے کہ "جو کچھ آمدنی ہوتی تھی اس میں سے پانچ فیصدی کے حساب سے میری والدہ ہمیشہ الگ رکھتی جاتی تھیں اور اس سرمایہ کو حُسنِ انتظام کے ساتھ نیک کاموں میں صرف کرتی تھیں، کئی جوان لڑکیوں کا اُن کی امداد سے نکاح ہوا۔ اکثر پردہ نشین عورتیں جو معاش سے تنگ ہوتیں ان کی پوشیدہ خبر گیری کرتیں، غریب خاندانوں کی جوان لڑکیاں جو بیوہ ہوجاتیں اُن کو دوسرا نکاح کرنے کی نصیحت کرتیں اور دوسرے نکاح کو بُرا سمجھنے والوں سے نفرت کرتیں، غریب رشتہ داروں کے گھر جاتیں اور خفیہ یا کسی اور حیلے سے ان کی امداد کرتیں، بعض رشتہ دار مَردوں نے

ایسی عورتوں سے نکاح کرلیا تھا جن سے ملنا معیوب سمجھا جاتا تھا مگر وہ اُن کے گھر برابر جاتیں اور ان کی اولاد کے ساتھ شفقت سے پیش آتیں۔

ایثار سرسید کی والدہ جیسی سمجھ دار اور دانشمند تھیں اُس سے زیادہ نیک دل اور پاک سرشت تھیں، سرسید کا بیان ہے کہ "مسماۃ زینبؓ ایک لاوارث بڑھیا تھی، میری والدہ اسکی خبر گیری کرتی تھیں، جب میں دلّی میں منصف تھا، اتفاق سے میری والدہ اور زینبؓ دونوں ایک ساتھ بیمار ہوئیں اور دونوں کی بیماری بھی ایک ہی سی تھی، حکیم نے والدہ کے لئے کسی قدر افاقہ کے بعد ایک معجون کا نسخہ جو قیمتی تھا تجویز کیا، مگر جس قدر تیار ہوا تھا وہ مقدار میں ایک ہی بیمار کی چند روزہ خوراک تھی، میں اس معجون کو تیار کرا کے والدہ کے پاس لے گیا اور ان سے کہہ دیا کہ اتنے دنوں کی خوراک ہے، انھوں نے لے لی، مگر اس خیال سے کہ یہ زینبؓ کو بھی مفید ہوگی لیکن اس کو کون بنوا دے گا، انھوں نے خود اس معجون کو نہیں کھایا اور برابر زینبؓ کو کھلاتی رہیں، زینبؓ کو اُس سے بہت فائدہ ہوا مگر والدہ بھی بغیر اس معجون کے استعمال کے اچھی ہوگئیں۔ چند روز بعد میں نے کہا کہ معجون نے آپ کو بہت فائدہ کیا، وہ ہنسیں اور کہا کیا بغیر دوا کے خدا صحت نہیں دے سکتا، آخر معلوم ہوا کہ وہ ساری معجون زینبؓ ہی نے کھائی، مگر خدا نے دونوں کو صحت عنایت کی"

عقیدہ سرسید کہتے ہیں کہ "میری ننھیال کو شاہ عبدالعزیزؒ اور

اُن کے خاندان سے عقیدت تھی، مگر میری والدہ کو شاہ غلام علی صاحبؒ
بیعت اور عقیدت تھی، شاہ صاحبؒ کے ہاں منّت اور نذر و نیاز کا
کہیں پتہ نہ تھا، ان کی عادت تھی کہ جب کوئی اپنی حاجت لے جاتا تو
سب حاضرین سے کہتے کہ دعا کرو کہ خدا اس کی حاجت پوری کرے،
یہی عقیدہ میری والدہ کا تھا، انھوں نے خود کوئی منت یا نذر و نیاز
کبھی نہیں مانی، تعویذ یا گنڈے پر، تاریخوں یا دنوں کی سعادت و
نحوست پر ان کو مطلق اعتقاد نہ تھا، لیکن اگر کوئی کرتا تو اس کو منع بھی
نہ کرتیں اور نہ کہتیں کہ اگر ان کو منع کیا جائے اور اتفاق سے وہی امر پیش
آجائے جس کے خوف سے وہ ایسا کرتے ہیں تو ان کو یقین ہو جائیگا
کہ ایسا نہ کرنے سے یہ ہوا، اگر ایسا کیا جاتا تو نہ ہوتا۔

سرسید کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں جب کہ میرے مذہبی خیالات
اپنی ذاتی تحقیق پر مبنی ہیں، اب بھی اپنی والدہ کے عقائد میں کوئی ایسا
عقیدہ جس پر شرک یا بدعت کا اطلاق ہو سکے نہیں پاتا

ماں کی نصیحت

سرسید کہتے ہیں کہ میرے بھائی سید محمد خاں اور
حکیم غلام نجف خاں میں بہت دوستی تھی، ایک
دوسرے کو بھائی بھائی کہتے تھے، میں بھی حکیم صاحب کو بڑے
بھائی کے برابر سمجھتا تھا، مگر بھائی کے انتقال کے بعد ایک دفعہ
حکیم صاحب کچھ مجھ سے ناراض ہو گئے اور ہمارے ہاں آنا چھوڑ دیا
مگر میں بدستور اُن کے ہاں جاتا رہا اور مدت تک میں نے کچھ خیال نہ کیا،

لیکن آخر کو میں نے بھی ان کے ہاں جانا بہت کم کر دیا، جب والدہ کو
اس بات کی خبر ہوئی تو بہت افسوس کیا اور مجھ سے کہا کہ جس بات کو
تم خود اچھا نہیں سمجھتے وہی بات آپ کرتے ہو، اگر وہ نہیں ملتے تو
نہ ملیں مگر تم بدستور ملتے رہو۔

نصیحت کا اثر

سرسید نے ایک شخص کا ہم سے ذکر کیا کہ "جب میں
صدر امین تھا تو اس کے ساتھ میں نے کچھ سلوک کیا تھا اور اس کو ایک سخت
مواخذہ سے بچایا تھا، مگر ایک مدت کے بعد اس نے درپردہ میرے ساتھ برائی
کرنی شروع کی اور مدت تک میری شکایت کی، گمنام عرضیاں صدر میں بھیجتا
رہا۔ آخر تمام وجہ ثبوت جس سے اس کو کافی سزا مل سکتی تھی میرے ہاتھ آگئی
اور اتفاق سے اس وقت مجسٹریٹ بھی وہ شخص تھا جو اس کے پھانسنے کی فکر
میں تھا، میرے نفس نے مجھ کو انتقام لینے پر آمادہ کیا، میری والدہ کو جب میرا
یہ ارادہ معلوم ہوا تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ "سب سے بہتر تو یہ ہے کہ درگزر کرو
اور اگر بدلہ ہی لینا چاہتے ہو تو اس زبردست حاکم کے انصاف پر چھوڑ دو، جو
ہر بدی کی پوری سزا دینے والا ہے، اپنے دشمنوں کو دنیا کے کمزور حاکموں
سے بدلہ دلوانا بڑی نادانی کی بات ہے"۔ اُن کے اس کہنے کا مجھ پر ایسا
اثر ہوا کہ اس دن سے آج تک مجھ کو کبھی کسی اپنے دشمن یا بدخواہ سے
انتقام لینے کا خیال نہیں آیا اور اُمید ہے کہ کبھی نہ آئے گا، بلکہ انھیں
کی نصیحت کی بدولت میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ آخرت میں خدا اُس سے
میرا بدلہ لے"۔

"حیات جاوید"

ڈاکٹر مصطفےٰ السباعی (شام)
ترجمہ: سید محمد اجتباء ندوی

(المرأۃ بین الفقہ والقانون)

عورت، اسلام کے بعد

چھٹی صدی عیسوی کے آخر میں جب کہ ساری ترقی یافتہ اور پس ماندہ دنیا میں عورت کے مسئلہ پر تاریک اور خوفناک بادل منڈلا رہے تھے، جزیرہ کے ریگستانی ٹیلوں اور چٹیل و خشک میدانوں اور اس کے سُرخ پہاڑوں کے اوپر مکہ مکرمہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر آسمان کی ایک آواز گونجی، جس نے عورت کے دامن عفت و شرافت کو حق کی کسوٹی پر ڈال دیا اور اس کو بلا کم و کاست مکمل حقوق عطا کیئے اور تاریخ کے مختلف دور میں جن ذلتوں، اور حق تلفیوں سے وہ دوچار ہوئی تھی، ان کو دور کیا اور کامل انسانی صفات کا حامل قرار دیا۔

عورت کے بارے میں اسلام کے اصول وضوابط:۔

اسلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے عورت کے سلسلہ میں جن اصلاحی اصول کا اعلان کیا وہ مندرج ذیل ہیں:۔

(۱) بحیثیت انسان عورت مرد مساوی ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ، اے لوگو ڈرتے رہو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا

تم کو ایک جان سے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انما النساء شقائق الرجال،

(۲) گزشتہ مذاہب کے علماء اور زہاد نے جو لعنت اس سے منسوب کر رکھی تھی، اس سے عورت کو بری قرار دیا، اس لئے آدم علیہ السلام کے جنت سے نکالے جانے کی لغزش تنہا اسکی نہیں تھی بلکہ دونوں اس میں شریک ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت آدمؑ کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ

اور حضرت آدم و حوا کے متعلق فرماتا ہے: "فوسوس لهما الشيطان ليبدي لهما ما وري عنهما من سوآتهما، پھر بہکایا ان کو شیطان نے تاکہ کھول دے ان پر وہ چیز کہ انکی نظر سے پوشیدہ تھی ان کی شرمگاہوں سے،

اور ان دونوں کے توبہ کے بارے میں ارشاد ہے:

"قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ بولے وہ دونوں اے رب ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنی جانوں پر اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور ہو جائیں گے تباہ"

بلکہ قرآن شریف نے اپنی بعض آیتوں میں یہ گناہ صرف آدم علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے۔ فرماتا ہے: "وَعَصٰۤى اٰدَمُ

رَبَّہٗ فَغَوٰی ۝ اور آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی پس بھٹک گئے"

(۳) وہ دینداری اور عبادت واطاعت گزاری کی اہل ہے اور اپنی خوش اعمالیوں کے نتیجہ میں جنت میں داخل ہوگی اور بداعمالیوں کی وجہ سے سزاوار ہوگی، بالکل مرد جیسا سلوک اس کے ساتھ ہوگا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جس نے کیا نیک کام مرد ہو یا عورت ہو اور وہ ایمان پر ہے تو اس کو ہم زندگی دیں گے ایک اچھی زندگی اور بدلے میں دیں گے ان کو حق ان کا بہتر کاموں پر جو وہ کرتے تھے"۔

اور فرماتا ہے: "فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ" پھر قبول کیا ان کی دعا ان کے رب نے کہ میں ضائع نہیں کرتا محنت کسی محنت کرنے والے کی تم میں سے مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو"۔

اور مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں قرآن شریف کتنے زوردار اور تاکیدی الفاظ میں فرماتا ہے: اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَ

الْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ، وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں، اور محنت جھیلنے والے مرد اور محنت جھیلنے والی عورتیں، اور دبے رہنے والے مرد اور دبی رہنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور حفاظت کرنے والے مرد اپنی شہوت کی جگہ کو اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اور یاد کرنے والے مرد اللہ کو بہت سا اور یاد کرنے والی عورتیں، رکھی ہے اللہ نے ان کے واسطے معافی اور ثواب بڑا۔

(۴) اس کی پیدائش پر رنج و غم اور بدشگونی کی (جس کے عرب عادی تھے اور اب بھی بہت سی قومیں اور ان میں بعض یورپین قومیں بھی ہیں جس کی تحقیق میں نے بذات خود کی ہے، لڑکی کی پیدائش کو معیوب اور قابل ملامت اور غم و افسوس سمجھتی ہیں) لعنت کی شدید مخالفت کی اور اس بری عادت کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ

كَظِيمٌ ۝ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ
عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

اور جب ان میں کسی کو بیٹی کی خبر دی جاتی ہے تو سارا دن اسکا
چہرہ بے رونق رہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہے اور جس چیز
کی اس کو خبر دی گئی ہو اسکی عار سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرے
آیا اسی کو ذلت پر لئے رہے یا اس کو زندہ یا مار کر مٹی میں گاڑ دے
خوب سُن لو ان کی یہ تجویز بہت ہی بُری ہے۔

(۵) اس کے زندہ در گور کئے جانے کو حرام قرار دیا اور اسکی سخت الفاظ میں تنکیر اور مذمت کی، فرمایا: وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ،، اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائیگا کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی تھی،

اور فرمایا ،، قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ،، واقعی خرابی میں پڑ گئے وہ لوگ جنھوں نے اپنی اولاد کو محض براہ حماقت بلا کسی سند کے قتل کر ڈالا۔

(۶) بیٹی، بیوی اور ماں کی حیثیت سے اسکی عزت اور اکرام کا حکم دیا۔

بیٹی کی حیثیت سے اس کے اکرام کے سلسلہ میں کثرت سے حدیثیں وارد ہوئی ہیں، ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ایما رجل کانت عندہ ولیدۃ فعلمھا فاحسن تعلیمھا وادبھا فأحسن تادیبھا الخ ،، کوئی بھی شخص

جس کے یہاں کوئی بچی ہوئی تو اس نے اس کو اچھی طرح تعلیم دی، اور اس کو بہترین آداب سکھائے

اور بیوی کی حیثیت سے اس کے اکرام کے بارے میں بھی بکثرت آیات واحادیث مذکور ہیں، ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں،

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ،، اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمھارے واسطے تمھاری جنس کی بی بیاں بنائیں تاکہ تم کو ان کے پاس آرام ملے اور تم میاں بیوی میں محبت اور ہمدردی پیدا کی۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ، ان نظرت الیھا سرتک، وان غبت عنھا حفظتک دنیا کی بہترین پونجی نیک عورت ہے، اگر تم اس کی طرف دیکھو تو تمھیں وہ خوش کردے اور اگر تم اس سے غائب ہو تو تمھاری (امانت) کی حفاظت کرے۔

اور ماں کی حیثیت سے اس کے احترام وعزت کے سلسلہ میں بھی بہت سی آیتیں اور حدیثیں مذکور ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا، اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اس کی ماں نے اس کو بڑی

مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت کے ساتھ اس کو جنا،
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور
اس نے سوال کیا کہ: من أحق الناس بصحبتی ؟ قال: أمك،
قال: ثم من ؟ قال: أمك، قال: ثم من ؟ قال أمك
قال: ثم من ؟ قال أبوك (بخاری مسلم) لوگوں میں میری
رفاقت کا کون زیادہ حقدار ہے، فرمایا: تمہاری ماں، اس نے
کہا: پھر کون، فرمایا تمہاری ماں، اس نے کہا: پھر کون ؟ فرمایا
تمہاری ماں، اس نے کہا کہ: پھر کون ؟ فرمایا تمہارا باپ!،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دوسرا شخص حاضر ہوا
اور کہا کہ: أرید الجهاد فی سبیل الله فقال له الرسول: هل
أمك حية ؟ قال: نعم، قال: الزم رجلها فثم الجنة،
میں اللہ کے راستہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تمہاری ماں زندہ ہیں ؟ اس نے کہا
کہ ہاں، فرمایا کہ: ان کا پیر تھامے رہو وہیں جنت ہے۔

(۷) اس کی تعلیم و تربیت کے لئے بالکل مرد کی طرح رغبت دلائی، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے ایما رجل
کانت عنده ولیدة فعلمها فاحسن تعلیمها الخ"
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دوسری حدیث
مروی ہے کہ: "طلب العلم فریضة علی کل مسلم"، اور یہ حدیث

"مسلمة" کے لفظ کے اضافہ کے ساتھ لوگوں میں عام طور سے مشہور ہے
اگرچہ اس اضافہ کے ساتھ روایت صحیح نہیں ہے لیکن اس کا معنی صحیح
ہے اور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس چیز کے پڑھنے اور سیکھنے
کا، مطالبہ مرد سے ہے اس کا عورت سے بھی ہے۔

(۸) اسلام نے اس کو ماں اور بیوی اور بیٹی کی حالت میں وراثت کا
حق عطا کیا ہے خواہ بڑی ہو یا چھوٹی یا شکم مادر میں ہو۔

(۹) میاں بیوی کے حقوق کی تنظیم کی اور مرد کی طرح اس کو حقوق دیے،
البتہ گھریلو معاملات کی سرداری مرد کو عطا کی، لیکن یہ سرداری
خود پسندی اور ظلم سے پاک ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَهُنَّ
مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ
اور عورتوں کے لئے یہی حقوق ہیں جو کہ مثل ان ہی حقوق کے ہیں
جو ان عورتوں پر ہیں، قاعدہ شرعی کے مطابق اور مردوں کا ان کے
مقابلہ میں کچھ درجہ بڑھا ہوا ہے۔

(۱۰) مسئلۂ طلاق کو اس طرح منظم کیا ہے کہ اس سے اس حق کے بیجا
استعمال اور آمریت سے مرد کو روکا اور اس کے لئے ایک حد مقرر
کردی جس سے تجاوز نہیں کرسکتا ہے اور وہ تین طلاق ہے۔
عربوں کے یہاں اس کی کوئی حد مقرر نہیں تھی، جتنی بار جی چاہتا
تھا طلاق دیا کرتے تھے، طلاق دینے کا ایک وقت مقرر کیا
اور اس کے بعد عدت، تاکہ میاں بیوی کو صفائی معاملات،

غور و فکر اور رشتۂ محبت و اُلفت کو استوار کرنے کا موقع مل جائے۔

(۱۱) تعدد زوجات کو چار تک محدود کر دیا جب کہ عربوں اور ان کے علاوہ دوسری قوموں میں لا متناہی تعداد مباح تھی۔

(۱۲) بالغ ہونے سے قبل اس کو سرپرستوں کی سرپرستی اور نگرانی میں رکھا اور یہ سرپرستی، نگہداشت، تعلیم و تربیت اور اس کے معاملات کا خیال و نگرانی اور اس کے مال کی ترقی و اضافہ کے لئے عطا کی گئی، ملکیت اور ظلم و آشتی کے لئے سرپرستی کا اسلامی نظام میں کوئی تصور ہی نہیں ہے اور بالغ ہونے کے بعد بالکل مرد کی طرح مالی کاروبار کا مکمل اہل قرار دیا۔

زادِ سفر

مترجمہ: امۃ اللہ تسنیم

مقدمہ: علامہ سید سلیمان ندوی

امام نووی شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب ریاض الصالحین کا سلیس اور عام فہم ترجمہ، جس میں وہ صحیح روایات ہیں جن کا تعلق فضائل اعمال، اخلاق، اصلاح و تہذیب اور زندگی کے روزمرہ کے احکام و مسائل سے ہے، یہ کتاب بہترین دینی مصلح اور مربی و مرشد کا کام کرتی ہے، ہر عنوان کے نیچے پہلے قرآن مجید کی آیات مع ترجمہ پھر احادیث ہیں۔ مکمل مجلد آٹھ روپے -/8

مکتبہ اسلام، ۳۷، گوئن روڈ، لکھنؤ

دلیپہ نگہت ایم۔ اے، ایل۔ ٹی

مقیم لکھنؤ

"پانچ منٹ"

"رکشہ آگیا" — ہر سائز کے بچوں نے اعلان میں اپنی پوری قوت صرف کر ڈالی — "کہہ دو پانچ منٹ کھڑا رہے"۔ امّی نے آنکھیں نکال کر حکم دیا۔

رکشہ والا مجسّم صبر بنا ہوا تعمیل حکم میں مصروف رہا۔ پانچ منٹ گزرے، دس منٹ گزرے، پندرہ منٹ بیت گئے، سامنے پان کی دوکان پر لگی ہوئی کلاک پر بڑی سوئی دھیرے دھیرے رینگتی رہی۔ اب بیچارے کا صبر بھی رینگنے لگا تھا۔ اس نے ذرا تیوریاں چڑھا کر احتجاج کیا۔

"کب تک کھڑا رہنا پڑے گا بھئی۔ بیس منٹ ہو رہے ہیں"۔

"اب تو کمبخت رکشے والے گھڑی لگا کر چلنے لگے ہیں، کہہ دو موئے سے اس قدر غدر کیوں مچا رکھا ہے۔ پانچ منٹ کھڑے رہنے میں کونسی آفت آئی جاتی ہے" — امّی گرج دار آواز میں بولیں۔

مہمان صاحبہ اپنے چہرے پر ایک ابدی طمانیت اور سکون لئے دسترخوان سے رس گلے اور ٹوسٹ اُٹھانے میں ہمہ تن محو تھیں، بچے بڑے انہماک سے چائے کی چسکیاں لے رہے تھے، اچانک ہر

بچے دوڑتے ہوئے آئے اور اتنی زور سے چیخے کہ مہمان صاحبہ جو رس گلہ منہ میں رہی تھیں دسترخوان پر ٹپک پڑا، فوراً ہی انکشاف ہوا کہ رکشہ والا الوداع کہنے پر بُری طرح مستعد ہے، کیونکہ مزید صبر کی تاب نہیں، مہمان صاحبہ بادل ناخواستہ اپنی جگہ ہی پر ذرا سا ہلیں اور بولیں ۔ "اب چلنا چاہیئے۔"

"نہیں نہیں۔ ٹھیک سے ناشتہ تو کر لیجئے، ابھی آپ نے کھایا ہی کیا ہے، رکشے والے ہوتے ہی کمینے ہیں، ارے لڑکو جاؤ کہہ دو اگر پانچ منٹ نہیں کھڑا رہ سکتا تو چلا جائے کمبخت"۔ امّی نے رسم ادا کی، حالانکہ وہ اچھی طرح محسوس کر رہی تھیں کہ اب پلیٹیں دُھل جانی چاہئیں، اور وہ "کمبخت" اپنی کم بختی لے بڑبڑاتا چلا گیا۔ اب دوسرے رکشے والے کی شامت اُسے بُلا لائی، اس کو بھی حسب سابق "پانچ منٹ کھڑا رہنے کا حکم دیا گیا، مہمان بدستور دسترخوان کی رونمائی میں مصروف تھے "صاحب رکشہ والا پانچ منٹ سے زیادہ انتظار نہیں کر سکتا، رکشہ جمع کرنے کا وقت ہے۔"

بیچارا بدبخت اس اُمید پر چلّایا کہ اب سواریاں نکل ہی پڑیں گی، مگر اس بیچارے کو کیا معلوم کہ "یہ عورتیں" ہیں۔

مہمان صاحبہ مجبوراً دسترخوان کو حسرت سے دیکھتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئیں، اب پُر تجسس نگاہیں نقاب کا جائزہ لے رہی تھیں، گھر بھر نے نقاب تلاش کرنے کی مہم شروع کی، ایک بچہ چارپائی کے نیچے سے نکلتا ہوا۔

— "یہ ہے" ۔ ۔ ۔

دروازہ کی منحوس کیل سے نقاب کا "آپریشن" ہوگیا۔ محترمہ نے کہا۔ "پانچ منٹ رُکو، سی لوں تو چلوں"۔ لیکن رکشہ والا ایک لمحہ رُکنے کا روادار نہ تھا، لہٰذا طوعاً وکرہاً آدھ درجن بچوں سمیت رکشے پر لد گئیں، اب رکشہ والے کا انٹرویو شروع ہوا۔ بھیّا رکشے والے کہاں رہتے ہو؟ کتنے بچے ہیں؟ لڑکی کی سُسرال کہاں ہے؟ داماد کیسا ہے؟ مالک کو کتنا کرایہ دیتے ہو؟ کتنا کما لیتے ہو؟"

سوالوں کی بھرمار اور پھر ہمدردی کے طور پر "اُف کیسی محنت کا کام ہے رکشہ کھینچنا، دھوپ میں تو اور بھی کلیجہ نکل پڑتا ہوگا۔ بھیّا ذرا تیز لے چلو" ـــــ اسی طرح سڑک پر آوازیں بکھیرتی ہوئی چلتی رہیں۔

گھر پہونچ کر اوپر کا نقاب اُتارا، ہاتھوں میں پنکھا لیا اور لگیں تیز تیز جھلنے ـــــ "پسینے میں شرابور ہوگئی، خدا کی پناہ کتنی سخت گرمی ہے" ـــــ ساس نے پوچھا۔ "دُلہن اتنی دیر کیوں ہوگئی"۔ بہو دلہن کی زبان پھر چلنے لگی۔

ارے بھئی پیسے بھجوا دیجئے۔" رکشے والا پیشانی کا پسینہ پونچھتا ہوا بولا ـــــ

"ارے موے ذرا دم تو لینے دے۔ پانچ منٹ تو صبر کر"۔ اور پھر باتیں شروع ہوگئیں ـــــ "خاکہ جان! مکہ سے حاجی صاحب ایسے ایسے مخمل کے قالین، گھڑیاں، ٹرانسسٹر لائے ہیں کہ دیکھ کر آنکھیں کُھل جاتی ہیں"۔

"آدھ گھنٹے وہاں کھڑا رکھا، کیا آدھ گھنٹے یہاں بھی کھڑا رہوں گا"۔ رکشہ والا چلّایا ـــــ

"یا اللہ اس نے تو جان کھا ڈالی، لے کمبخت"!

"ارے یہ آپ کیا دے رہی ہیں؟ ایک میل سے سات سواریاں کھینچ کر لایا ہوں۔ کوئی مذاق ہے۔ لیجئے یہ پانچ آنے پیسے بھی رکھ لیجئے"۔ ـــــ محلّہ کے دو چار لوگ جمع ہوگئے، رکشے والا کہہ رہا تھا "خدا بچائے ایسی عورتوں سے"۔ دیر تک یہ محاذ قائم رہا۔

کوئی ان عورتوں کو یہ فرمان سُنا دے کہ "مزدوروں کو ان کا پسینہ سوکھنے سے پہلے ہی مزدوری دے دو"۔ یہ بات انسانیت سے بعید ہے کہ مزدوروں سے پورا کام لے کر مزدوری مناسب نہ دی جائے یا مناسب مزدوری دینے میں اتنی دیر کی جائے کہ مزدور کو محنت کی خوشی بھی نہ ہو، پابندیٔ وقت کا لحاظ نہ رکھنے سے بہت سی بُرائیاں پیدا ہوجاتی ہیں" ڈسپلن جیسی خوبی سے ہماری قوم بالکل ہی محروم ہے، للہ اپنی بُرائیوں پر نظر ثانی کیجئے اور انھیں رفع کرنے کی کوشش کیجئے۔

کلیدِ بابِ رحمت

از:- محترمہ خیر النساء صاحبہ بہتر
والدہ مولانا ابوالحسن علی ندوی

کی درد و اثر میں ڈوبی ہوئی مناجاتوں کا قابلِ قدر مجموعہ۔ رحمت بچھ آنے
ملنے کا پتہ

مکتبۂ اسلام، ۳۷ گوئن روڈ، لکھنؤ

فکرِ عُقبیٰ ہو تو سب کچھ ہو

لطیف احمد ریحان سارنگپوری

جو اے مُسلم درِ توحید اپنا ہو تو سب کچھ ہو
یقین کائناتِ دل جو زندہ ہو تو سب کچھ ہو

ہزاروں مشغلے ہیں عیش کی رنگیں بہاریں ہیں
مگر اس حال میں بھی فکرِ عقبیٰ ہو تو سب کچھ ہو

تیری عزت تری شہرت تیرے فہم و فراست سے
اگر دینِ نبیؐ کا بول بالا ہو تو سب کچھ ہو

نشاں جس کا بتایا ہے کسی انسان کامل نے
تیرے سر کے لئے وہ آستانہ ہو تو سب کچھ ہو

تیرے انصاف تیرے سرفروشانہ عزائم سے
تہہ و بالا جفاؤں کی یہ دُنیا ہو تو سب کچھ ہو

مٹے باطل کی ظلمت نورِ حق کی روشنی پھیلے
جو گھر گھر دین کی باتوں کا چرچا ہو تو سب کچھ ہو

شرافت نیم جاں انسانیت اب بے سہارا ہے
مقام اپنا اگر انساں سمجھتا ہو تو سب کچھ ہو

فساد و ظلم کی منحوس گھڑیاں ختم ہوں اب بھی
اگر اس دَور میں انصاف ہوتا ہو تو سب کچھ ہو

تمنا یہ ہے اپنی زندگی کا آخری مسکن
جو اے ریحاں دیارِ شاہ بطحا ہو تو سب کچھ ہو

بیگم اصغر حسین، لکھنؤ

خدمت میں عظمت

قدرتاً ہر ایک کی یہی تمنا ہوتی ہے کہ ہم دنیا میں نیک نام و سُرخرو رہیں، سب کی نگاہ میں ہماری بے پناہ عزت ہو، وقعت ہو، مگر اسکی جستجو کبھی نہیں کرتے کہ یہ کس طرح اور کہاں حاصل ہو سکتی ہے ہمارے بزرگ جو مثل کہتے رہے ہیں کہ خدمت میں عظمت ہے وہ بالکل صحیح ہے، آرام کس کو پسند نہیں، اپنی ہستی کو دوسروں کی خوشی و آرام کے لئے مٹا دینا آسان کام نہیں، بہت بڑی قربانی ہے جس کو قدرت نے دوسروں کی خدمت کرنے کا جذبہ عطا فرما دیا وہ کوئی خاص لوگوں کیلئے مخصوص نہیں ہوتا، ماں باپ ہوں خواہ شوہر ہو، بیوی بچے ہوں عزیز و اقربا یا کوئی غیر ہو، جب بھی یہ کارِ خیر ہاتھ آگیا خدمت گزار خواتین و مرد اپنی جان لڑا دیتے ہیں۔ سردی، گرمی اور بارش کوئی چیز ان کے راستہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام محض نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ہی پر ختم نہیں ہوتا، اس مقدس دین کے اور بھی بہت سے تقاضے ہیں، اللہ کی رضا کی اگر ہم کو ضرورت ہے تو اپنے نفس کی قربانی دینے ہی سے حاصل ہو گی۔ انسان کی روزمرہ کی زندگی میں بعض مواقع ایسے آتے ہیں

جس سے درندگی اور انسانیت کے فرق کا پتہ چلتا ہے۔ انسانی ہمدردی بھی خدا کی طرف سے ایک عطیہ ہے جس کے دل میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے رحم پیدا کر دیا ہے وہ انسان تو انسان حیوان کی بھی تکلیف دیکھ کر تڑپ جاتا ہے، دوسرے کی تکلیف اور مصیبت دیکھ کر آنکھیں بند کر لینا کس قدر کربناک فعل ہے، اگر ہم انسانی ہمدردی کو بروئے کار لائیں تو دنیا و عقبیٰ میں بڑا مقام حاصل کر سکتے ہیں، دنیا بھی ہم کو مستحسن نگاہ سے دیکھے گی، آخرت بھی انشاء اللہ درست ہو گی لیکن اس کے لئے سخت مشقت کی ضرورت ہے، نیکیاں اور عزت مفت میں نہیں ملا کرتیں، مثلاً ہمارا کوئی عزیز یا غیر مرض الموت میں گرفتار ہوتا ہے ہم اسکی خدمت اور تیمار داری کریں گے جب بھی وہ موت سے ہمکنار ہو گا، اگر تساہلی برتیں گے جب بھی وہی ہو گا جو اللہ کی مشیت ہو گی، مگر دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے، کیونکہ ہم اپنی ناچیز خدمات سے بہت سکون و آرام پہنچا سکیں گے، اس کا جو اجر ہمیں ملے گا اس کا کوئی حساب نہیں، زبانی ہمدردی ہی اگر ہم کر دیں، اس کا بہت بڑا اجر ہے، اللہ کے نزدیک تیمار داری کرنا، دوسروں کا آرام، اپنے آرام پر مقدم سمجھنا محبوب ترین چیز ہے۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ ہماری معاشرت کے جہاں اور سب تاریک پہلو ہو گئے وہاں ایک یہ بھی ہے کہ دوسروں کی خدمت کرنا اپنی توہین سمجھنے لگے ہیں، حالانکہ ہمارا دینی تقاضا یہی ہے کہ خلوص محبت اور ایثار اپنا نصب العین بنائیں، تاکہ دنیاوی انعامات و اکرامات کے ساتھ

آبدی و اُخروی نعمتوں سے بھی نوازے جائیں۔

ایک بات اور بھی واضح کر دینا چاہتی ہوں کہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اپنا کیا دھرا سب بے کار نظر آتا ہے اور وہی مثل صادق آتی ہے کہ "بھینس کے آگے بین باجے بھینس کھڑی پگرائے" لیکن ہم کو اس سے کبیدہ خاطر نہ ہونا چاہیئے نہ اپنے فرائض سے غافل ہونا چاہیئے۔

خدا سے دعا کرتی ہوں کہ وہ ہم سب کو توفیق دے کہ دونوں جہان میں سُرخروئی حاصل کر سکیں۔ آمین ثم آمین۔

ایک خوشخبری

اگر آپ قرآن مجید سمجھ کر پڑھنا چاہتے ہیں تو اس نصاب کی مدد سے گھر بیٹھے عربی زبان سیکھیئے اور برسوں کا کام مہینوں میں ختم کیجیے

عربی زبان کے دس سبق	۳۷ نئے پیسے	القصص الشہیرہ	۳۷ نئے پیسے
تمرین الدروس اول	۳۱ نئے پیسے	من دون احد	۱۹ نئے پیسے
قرآن مجید کی پہلی	۱/۳۷	علی الخشبہ	۱۹ نئے پیسے
تمرین الدروس دوم	۵۶ نئے پیسے	تفہیم الدروس اول	۲۵ نئے پیسے
قرآن مجید کی دوسری	۱/۷۵	شرح قرآن کی پہلی دوم	۱/۰
تمرین الدروس سوم	۸۸ نئے پیسے	تفہیم الدروس سوم	۱/۲۵
قرآن مجید کی تیسری	۲/۲۵	شرح قرآن کی دوسری	

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام ۳۷، گوئن روڈ، لکھنؤ

اسلام اور "سلام"

★:—— عبدالرحیم صدیقی فاضل دیوبند

دنیا کی ہر قوم اور ہر مذہب میں مبارکباد اور تحیۃ کے لئے کچھ مخصوص الفاظ اور خاص طریقے۔ سلام کا تحیۃ اور طریقہ، سلام اپنی گوناگوں خصوصیات کے سبب ایک امتیازی مقام رکھتا ہے، اسکی وجہ اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے کہ اسلام ایک "دینی فطرت" ہے، خدائی قانون ہے جو انسان کی ہدایت اور رہبری کے لئے زمین پر اتارا گیا ہے، اس کے لئے اس کا کوئی بھی شوشہ اور گوشہ "حکمت" و "افادیت" سے خالی نہیں ہو سکتا۔

اسلام کا ہر قانون افادیت میں ہمہ گیر ہوتا ہے جس پر عمل پیرا ہونے سے زندگی میں حسن اور نکھار پیدا ہوتا ہے، اس نے سلام و مصافحہ کا بھی ایک طریقہ بتایا ہے، آپ سب سے پہلے "دور جاہلیت" کے سلام و تحیۃ پر ایک تاریخی نظر دوڑا لیجئے تاکہ اسلام کے پیش کردہ الفاظ و طریقہ کار کی خوبی اچھی طرح سمجھ میں آجائے۔

دور جاہلیت کا سلام | ظہور اسلام سے پہلے عرب میں ایسی ملاقات پر "حیاک اللہ" کہنے کا رواج تھا، ابوداؤد اور مشکوٰۃ میں "انعم اللہ بک عیناً و انعم صباحا" کے الفاظ بھی ملتے ہیں، جس کے معنی ہیں، خدا تیری ملاقات کے صدقے میں تیری آنکھیں ٹھنڈی اور صبح اچھی کرے۔ اول الذکر کلمات میں

صرف "زندگی" کی دعا دی گئی ہے، اس میں خیر و عافیت کا کوئی ذکر نہیں ہے اب یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ زندگی خیر و عافیت اور مسرت سے بھی ہمکنار ہو، زندگی بھلی ہوتی ہے، بری بھی، افلاس و غربت کی بھی زندگی ہوتی ہے فارغ البالی اور مالداری کی بھی، سکھ اور چین کی بھی زندگی ہوتی ہے تلخ اور بے مزا بھی ہوتی ہے، زندہ وہ بھی ہے جو کسی مہلک اور جان لیوا بیماری کا شکار ہے، وہ بھی زندہ ہے جس پر لقوہ اور فالج نے بھرپور حملہ کر دیا ہے زندوں میں وہ بھی ہیں جو نان شبینہ کے محتاج ہیں۔

اب آپ پوری طرح اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کلمات میں کہاں تک جامعیت اور خوبی پائی جاتی ہے۔

ثانی الذکر الفاظ گو اپنے اندر فصاحت، بلاغت اور نسبۃً خیر و عافیت کے معنی رکھتے ہیں، تاہم بے مقصد طوالت سے پاک نہ رہ سکا، جس کی ادائیگی مستقل دردسر ہے، قربان جائیے اسلام پر کہ اس نے ہمیں ایک ایسا کلمہ دیا جو مختصر ہونے کے ساتھ معنوی ہمہ گیری و حسن و خوبی کا پتہ دیتا ہے جس کا ایک ایک لفظ علم و حکمت کا گنجینہ نظر آتا ہے

"السلام علیکم"

(۱) "السلام علیکم" میں ہر موضوع کی خیر و عافیت کی دعا دی گئی ہے لفظ سلام مذہب اسلام کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے اور امن و سلامتی کا نہ صرف یہ کہ خواہاں بلکہ داعی اور محرک بھی ہے اور جو اپنے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ کے عتاب اور عذاب سے بچانے کا ذمہ دار بھی ہے، اسی لئے

کہا گیا ہے " اَسْلِمْ تَسْلَمْ (سلامتی چاہتا ہے تو اسلام قبول کرے)

(۲) سلام اللہ تعالیٰ کا ایک صفتی نام بھی ہے "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ" میں یہ لفظ اسی حیثیت سے استعمال کیا گیا ہے، مزید تائید کے لئے ایک حدیث بھی ملاحظہ ہو:

عن انسؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان السلام اسم من أسماء اللہ تعالیٰ وضعہ اللہ فی الارض فافشوا السلام	حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ سلام اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام ہے، اس کو اللہ نے زمین میں نازل فرمایا، پس آپس میں تم سلام پھیلاؤ

(الادب المفرد بحوالہ ترجمان السنہ) یعنی سلام بکثرت استعمال کرو

ایک عربی شاعر نے اس کو اس طرح کہا ہے ؎

ان السّلام تحیۃ من ربنا

فینا ومن اسماءہ یرجو السلام

ترجمہ: "ہم مسلمانوں کو خدا کی طرف سے سلام (سلامتی) کا تحفہ ملا ہے، خدا کا نام ہے، بس اس کے ناموں سے سلامتی کی امید ہے"۔

مناجات ہاتف ایک ایسی مؤثر اور مقبول مناجات جو ہر مصیبت کے وقت پڑھی جا سکتی ہے، اس میں خدا کے تمام نام آگئے ہیں۔ قیمت ۳ر

مکتبہ اسلام، ۳۷، گوئن روڈ، لکھنؤ

مولانا عبدالماجد دریابادی

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

بیٹی کے نام: ایک بیٹی جو اب بوڑھی ہو چکی ہیں کبھی یہ خط اُن کے نام اُن کے والد نے لکھا تھا، جب وہ ان کے پاس الہ آباد میں کئی ہفتہ رہ کر کانپور اپنے شوہر کے ہاں واپس آئی تھیں، یہ خط کہیں سے مُلّا واحدی دہلوی ثم کراچوی کے ہاتھ لگ گیا۔ اور انھوں نے اسے شائع کر دیا ہے، ہمارے آپ کے بھی کام کا ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

" بیٹی۔ سلام علیکم

اس خیال سے کہ مجھ پر ذمہ داری نہ رہے اور اللہ کے ہاں میں نہ پکڑا جاؤں یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ تمہاری بے پردگی میں نے پسند نہیں کی ہے چھوٹی لڑکی کا بھی بے پردہ پھرنا مجھے ناگوار تھا لیکن تمہاری بے پردگی کا دل پر بہت ہی زیادہ اثر ہے، کیونکہ تم سب میں بڑی ہو، بہنوں کے لئے نمونہ۔

جواب لکھنے کی ضرورت نہیں ہے، جواب اللہ کو دینا، پردے کا حکم میرا نہیں ہے، اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ حجاب کرو، وہی جواب بھی لے گا، حجاب نفل نہیں ہے، سُنت نہیں ہے، حجاب فرض ہے مگر تم لوگ تو اب غالباً نماز کو بھی کچھ اہم فرض نہیں سمجھتے۔ دعاگو.....

تمہیں عقبیٰ میں کامیاب دیکھنے کا خواہاں"

معاملہ اسوقت صرف بے پردگی کی حد تک پہنچا تھا، اور باپ نے اپنا فرض ادا کر دیا، کھلی ہوئی بیحیائی اور بے عصمتی کی نوبتیں اسوقت کہاں آئی تھیں، یہ تحفہ تو "مخلوط تعلیم" اور گرلز کالجوں کے بعد کا ہے آج کے والدین اپنے فرائض سوچیں اور آج کی بیٹیاں اپنا انجام نظر میں رکھیں، بشرطیکہ انجام بینی کا حس بھی باقی رہ گیا ہو!

اقبال اور تلقین اقبال :- ایک پاکستانی جریدہ میں یوم اقبال کے ایک جلسہ لاہور کا گروپ فوٹو نظر پڑا، تین صفوں کے مجمع میں بہت سے مردوں کے ساتھ کچھ خاتونیں بھی کھڑی ہوئی ہیں - دوسری خاتونوں سے یہاں بحث نہیں، پہلی صف کے وسط میں جو خاتون کھڑی ہوئی ہیں، نظر انھیں پر جم گئی اس لئے کہ وہ کوئی غیر نہیں، خاص حضرت اقبال کی صاحبزادی ہیں — صاحبزادی انھیں اقبال کی جو حجاب کی پابندی اور سختی میں کسی مولوی ملا سے کم نہ تھے اور لڑکیوں کے لئے انگریزی کی ابتدائی تعلیم تک پر طنز کر گئے ہیں -

لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی ڈھونڈھ لی قوم نے فلاح کی راہ
یہ ڈرامہ دکھائے گا کیا سین پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

تقسیم ملک سے ذرا قبل الہ آباد اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ایک بار حضرت اکبر کے ایک پوتے کو اپنی بے پردہ نوجوان بیوی کے ساتھ دیکھا تھا جو تاثر اسوقت قلب نے قبول کیا تھا کچھ ایسا ہی اثر اس مرقع کو بھی دیکھ کر دل پر پڑا — اکبر ہوں یا اقبال یا کوئی شاعر، حکیم و عارف ان سے بڑا زمانے کے دھارے کا رخ کیونکر پھیر سکتا ہے؟ اقبال پر مضمون اور کتابیں جس کثرت سے پاکستان میں نکلتی رہتی ہیں اور جس دھوم دھام سے یوم اقبال ہر سال منایا جاتا رہتا ہے ان سے کچھ بھی اندازہ اقبال کی تعلیم و تلقین کی بے اثری کا خود اقبال ہی کے وطن میں کیا جا سکتا ہے"؟ ("صدق جدید")

نصرت انجم

عہد انجم

دینی مدرسہ تعلیم النساء منڈی چشتیاں (مغربی پاکستان) کی

ایک طالبہ کا عہد

کیا علم حاصل جو میں نے یہاں سے — اسے عام کر کے پڑھا کر رہوں گی
پکڑ کر کے توحید و سنت کا دامن — میں بدعت کی دیوار ڈھا کر رہوں گی
ہے محفوظ سینے میں قرآن میرے — میں احکام اسکے سنا کر رہوں گی
صداقت، عبدیت، لیاقت، شجاعت — شرافت کا سکہ چلا کر رہوں گی
سخاوت، اطاعت، قناعت، عبادت — میں بہنوں کا شیوہ بنا کر رہوں گی
جو ہے رونق بزم یا شمع محفل — اسے گھر کی ملکہ بنا کر رہوں گی
یہ بنت سکینہ کی آزاد پوتی — اسے فاطمہ میں بنا کر رہوں گی
حیا، حسن سیرت، شرافت کا جھومر — میں بہنوں کا زیور بنا کر رہوں گی
ابھی مثل انجم چمکنا ہے مجھ کو — مسافر کو منزل دکھا کر رہوں گی
مسلمان عورت خودی کھو چکی ہے — وقار اس کا اس کو دلا کر رہوں گی

مجھے جوں ہی انجم یہ رضواں ملے گا
پڑھوں گی، میں سب کو سنا کر رہوں گی

مولانا سیّد ابوالحسن علی حسنی ندوی کی

ایک

نئی اور بالکل تازہ تصنیف

تاریخ دعوت و عزیمت

حصّہ سوم

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی معرکۃ الآراء کتاب تاریخ دعوت و عزیمت کے دو حصّے دارالمصنفین اعظم گڈھ کے زیر اہتمام چھپ چکے تھے جو نہایت مقبول ہوئے، اب اس کا تیسرا حصّہ بھی مجلس تحقیقات و نشریات اسلام کے زیر اہتمام طبع ہو چکا ہے، اس حصہ میں حسب ذیل بزرگوں اور اصحاب دعوت و عزیمت کی سوانح حیات، صفات و کمالات تجدیدی و اصلاحی کارنامے اور ان کے تلامذہ اور مریدین کا تذکرہ و تعارف ہے۔

(۱) حضرت خواجہ نظام الدین چشتی (۲) سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ
(۳) حضرت مخدوم شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ

قیمت مجلد مع گرد پوش ——— چھ روپئے

ملنے کا پتہ

مکتبۂ اسلام، ۳۷، گوئن روڈ، لکھنؤ

محمد ثانی حسنی ایڈیٹر، پروپرائٹر اور پبلشر نے تنویر پریس میں چھپوا کر دفتر رضوان ۳۷ گوئن روڈ لکھنؤ سے شائع کیا